کتب احادیثِ احکام کا تعارف

مفتی عارف محمود

اہل علم اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ قرآن کریم اور سنت نبویہ شریعت اسلامی وفقہ اسلامی کی اساس اور بنیاد کی حیثیت رکھتے ہیں، لیکن یہ بھی ظاہر ہے کہ سنت نبوی میں قرآن کریم کی مجمل آیات کا بیان ہے اور اکثر احکام فقہیہ اور فروعی مسائل کا تفصیلی بیان سنت نبوی میں وارد ہوا ہے، یہی وجہ ہے کہ احادیث مبارکہ اور سنت نبویہ کا علم، ان کے متون و اسانید اور ان سے متعلق فنون کی تحقیق اہم ترین علوم دینیہ میں سے ہیں۔ علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مجتہد (خواہ قاضی ہو یا مفتی) کے لیے ضروری ہے کہ اسے احادیث احکام کا علم ہو(۱)، علامہ سبکیؒ نے امام غزالیؒ سے نقل کیا ہے کہ مجتہد کے لیے ضروری ہے کہ اس کے پاس تمام احادیث احکام کا ایک صحیح مجموعہ ہو، جیسا کہ سنن ابی داؤد اور بیہقی کی معرفۃ السنن ہے، یا اس کے پاس ایسا مجموعہ ہو جس میں تمام احادیث احکام کو جمع کرنے کا اہتمام کیا گیا ہو، اسے اس کے ابواب کا علم ہو؛ تاکہ بوقت ضرورت مراجعت کر سکے۔(۲)

مجتہد فقہاء اور راسخ علماء احادیث احکام کے جمع کرنے کا اہتمام فرمایا کرتے تھے، علامہ ذہبی رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے کہ امام شافعیؒ نے فرمایا: میں نے احادیث احکام کو حاصل کرنے کی سعی کی تو سوائے تیس کے باقی کو امام مالکؒ کے پاس پایا اور سوائے چھ کے باقی سب کو امام ابن عیینہؒ کے پاس پایا(۳)، علامہ ابن قدامہؒ نے فرمایا کہ سنت کی معرفت کے لیے احادیث احکام کی معرفت وپہچان شرط ہے، احادیث احکام اگرچہ کثیر ہیں لیکن پھر بھی وہ ایک عدد میں محصور ہیں(۴)۔

یہ اللہ تعالیٰ کا اس امت پر فضل وکرم ہے کہ اس نے اس امت میں ایسے ائمہ وحفاظ حدیث پیدا فرمائے جنہوں نے اس مبارک علم کے حصول کے لیے اپنی تمام تر صلاحیتوں کو لگایا، مال ووقت اور خواہشات کی قربانی دی، وطن اور اہل واولاد سے دوری کو برداشت کیا اور ''صحاح، سنن، مسانید، معاجم، اور احادیث الاحکام'' کے نام سے حدیث مبارکہ اور سنت مطہرہ کے دواوین اور مجموعے مرتب فرمائے، ذیل میں وفیات مصنفین کی ترتیب کے اعتبار سے ان ''۶۷'' کتب احادیث اور

ان کی بعض شروحات کا تعارف پیش خدمت ہے جن میں ابوب فقہیہ کے تحت احادیثِ احکام کو بیان کیا گیا ہے، یا وہ کتب احادیثِ احکام کے نام سے معروف ہیں۔

۱۔ کتاب في الأحکام: علامہ ذہبیؒ نے لکھا ہے کہ علامہ ابوالولید حسان بن محمد بن احمد ہارون نیشاپوریؒ (التوفی: ۳۴۹ھ) نے امام شافعیؒ کے مذہب کے مطابق یہ کتاب تحریر فرمائی ہے۔(۵)

۲۔ المنتقی لابن السکن: یہ حافظ ابوعلی سعید بن عثمان بن سعید بن السکن البغدادی المصریؒ (التوفی: ۳۵۳ھ) کی تصنیف ہے، اس کتاب کو حافظ ابن السکنؒ نے ابواب احکام کے تحت مرتب فرمایا اور اسانید کو حذف کر کے "صحیح" احادیث کو جمع کیا ہے، علامہ سبکیؒ نے نقل کیا ہے کہ ابن السکنؒ نے فرمایا کہ میں نے اپنی اس کتاب میں ان احادیث کو ذکر کیا ہے جن کی صحت پر ائمہ کا اتفاق ہے، یا ائمہ میں سے کسی نے اس کی تصحیح کو اختیار کیا ہے تو میں نے ان ائمہ کے نام کی صراحت کردی ہے اور اس حدیث کی تصحیح کے سلسلہ میں ان کی دلیل کو بھی بیان کیا ہے(۶)، ابن خیر اندلسیؒ نے اپنی "فہرست" میں لکھا ہے کہ ابن السکنؒ نے اپنی اس کتاب میں صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ابی داؤد اور سنن نسائی کی احادیث کو جمع کیا ہے۔(۷)

۳۔ کتاب في الأحکام: یہ علامہ ابوالاصبغ عیسی بن سہل اللہ بن عبداللہ اسدی جیانی مالکیؒ (التوفی: ۴۸۶ھ) کی تصنیف ہے(۸)، علامہ ذہبیؒ نے اسے عمدہ کتاب قرار دیا ہے۔(۹)

٤۔ کتاب في الأحکام: یہ علامہ ابوالحجاج یوسف بن علی انصاری جمیمیؒ (التوفی: ۴۹۲ھ) کی تصنیف ہے۔(۱۰)

۵۔ مصابیح السنۃ: یہ علامہ ابومحمد حسین بن مسعود بن الفراء البغویؒ (التوفی: ۵۱۶ھ) کی تصنیف ہے، کتاب کے مقدمہ میں علامہ بغویؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اس کتاب میں طوالت کے خوف سے اسانید کو حذف کیا ہے اور ہر باب کی احادیث کو آپ "صحیح" اور "حسن" میں منقسم پائیں گے، صحیح سے مراد وہ روایات ہیں جنہیں شیخین امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ نے اپنی صحیحین میں ذکر کیا ہے، یا ان میں سے کسی ایک نے نقل کیا ہے، حسن سے مراد امام ابوداؤد، امام ترمذی اور دیگر ائمہ کی روایات ہیں، البتہ اگر کسی روایت میں ضعف یا غرابت ہو تو اس کی طرف اشارہ کیا ہے، موضوع اور منکر روایات سے اعراض کیا ہے...... لیکن حاجی خلیفہ نے کشف الظنون میں لکھا ہے کہ علامہ بغویؒ نے باب مناقب قریش کی ایک روایت کے بعد "منکر" لکھا ہے، ہوسکتا ہے یہ کسی اور کی طرف سے اضافہ ہو(۱۱)، علامہ بغویؒ نے راوی حدیث کے تفرد اور جس صحابی سے روایت ہے اس کی تعیین نہیں کی تھی، بعد میں خطیب تبریزی ابومحمد عبداللہ محمد بن عبداللہؒ نے یہ تعیین کردی اور اس میں فصل ثالث کا اضافہ کر کے اس کا نام "مشکاۃ المصابیح" رکھا، یہ کتاب درس نظامی کے درجہ علیا میں داخل نصاب ہے۔

شارحین حدیث نے "مصابیح السنۃ" کی بہت ساری شرحیں تحریر فرمائی ہیں، ان میں سے چند مشہور یہ ہیں: ۱۔ تحفۃ الأبرار، یہ قاضی بیضاوی عبداللہ بن عمرؒ (التوفی: ۶۸۵ھ) کی تحریر کردہ شرح ہے، ۲۔ شرح العلامۃ قاسم بن

قطلوبغا الحنفي (المتوفى: ۸۷۹ھ)، ۳۔ الميسر، یہ علامہ فضل اللہ بن حسین تور پشتی حنفی کی شرح ہے، ٤۔ التنوير، یہ علامہ محمد بن مظفر خلخالیؒ (المتوفى: ۷٤۵ھ) کی شرح ہے، ۵۔ شرح العلامة علاء الدين علي بن محمدؒ (المتوفى: ۸۷۵ھ)، ٦۔ شرح الشيخ غياث الدين محمد بن محمد الواسطي البغداديؒ (المتوفى: ۷۹۷ھ)، ۷۔ تصحيح المصابيح التوضيح في شرح المصابيح، یہ علامہ محمد بن محمد جزریؒ (المتوفى: ۸۳۳ھ) کی شرح ہے، ۸۔ شرح العلامة ظهير الدين محمود بن عبد الصمد الفارقيؒ، ۹۔ شرح العلامة قرة يعقوب بن إدريس الحنفي القرمانيؒ، ۱۰۔ شرح العلامة محمد بن قطب الدين الإرنيقيؒ (المتوفى: ۸۸٤ھ)، ۱۱۔ شرح العلامة أحمد بن سليمان الحنفي، المعروف بابن كمال باشاؒ، ۱۲۔ شرح الشيخ علي بن عبد الله المصريؒ، المعروف بزين العرب، ۱۳۔ المفاتيح في شرح المصابيح، یہ علامہ حسین بن محمود بن الحسن الزیدانیؒ کی شرح ہے، ۱٤۔ ضياء المصابيح، یہ علامہ علی بن عبد الکافی سبکیؒ (المتوفى: ۷۵٦ھ) کی شرح ہے، ۱۵۔ التخاريج في فوائد متعلقة بأحاديث المصابيح، یہ علامہ مجد الدین محمد بن یعقوب فیروز آبادیؒ (المتوفى: ۸۱۷ھ) کی شرح ہے۔

٦۔ **الأحكام الوسطى:** یہ صاحب "الجمع بين الصحيحين" حافظ ابو محمد عبد الحق بن عبد الرحمٰن بن عبد الازدی اشبیلی المعروف ابن خراطؒ (المتوفى: ۵۸۱ھ) کی تصنیف ہے، علامہ سبکیؒ نے لکھا ہے کہ اب یہ "الأحكام الكبرى" کے نام سے مشہور ہے، انہوں نے اس کے خطبہ میں ذکر کیا ہے کہ جس حدیث پر وہ سکوت اختیار کریں تو یہ اس حدیث کی صحت پر دال ہے، "الأحكام الوسطى" حمدی سلفی اور صبحی سامرائی کی تحقیق کے ساتھ چار جلدوں میں ۱۹۹۵ء میں مکتبۃ الرشد سے طبع ہوئی ہے، کتاب کے مقدمہ میں علامہ عبد الحقؒ نے لکھا ہے کہ انہوں نے اس کتاب میں مشہور ائمہ حدیث امام بخاریؒ، امام مسلمؒ، امام ابوداؤدؒ، امام ترمذیؒ، امام نسائیؒ اور ابن ابی شیبہؒ وغیرہ محدثین کی کتب سے روایات نقل کی ہیں، اگر کسی حدیث میں کوئی علت ہو تو اس کو بیان کرتے ہیں، اور اگر سکوت اختیار فرمائیں تو یہ اس حدیث کے صحیح ہونے کی دلیل ہے، احادیث معللہ ابو احمد بن عدی جرجانیؒ اور دار قطنیؒ کی "سنن" اور "علل" سے لی ہیں اور اکثر جرح وتعدیل سے متعلق کلام ابو محمد عبد الرحمٰن بن حاتم رازیؒ کی کتاب سے نقل کیا ہے، بسا اوقات ضعفِ حدیث کی شہرت کی وجہ سے اس کی سند کے بارے میں "لا يصح هذا من قبل إسناده" فرماتے ہیں۔

شیخ صدر الدین محمد بن عمر عثمانی شافعیؒ (المتوفى: ۷۱٦ھ) المعروف بابن المرحل وابن الوکیل نے حافظ عبد الحقؒ کی الأحکام کی تین جلدوں پر مشتمل شرح لکھی ہے جو ان کے حدیث، فقہ اور اصول فقہ میں تبحر پر دلالت کرتی ہے (۱۲)، علامہ محمد بن علی صنہاجیؒ، المعروف بالندرونی نے "الإعلام بفوائد الأحكام لعبد الحق الإشبيلي" کے نام سے شرح تحریر فرمائی ہے (۱۳)، شیخ عبد العزیز بن ابراہیم قرشی تمیمی تونسیؒ (المتوفى: ٦٦۲ھ) المعروف بابن بزیزہ نے بھی اس کی شرح لکھی ہے، قاضی شہبہ نے اپنے طبقات میں لکھا ہے کہ شیخ کمال الدین ابو المعالی محمد بن علی انصاری شافعی (المتوفى:

۷۳۶ھ) نے "الأحکام الوسطی" کی شرح تحریر کی ہے، جب کہ علامہ ذہبی نے ابن الأبار سے نقل کیا ہے کہ خطیب محمد بن احمد بن محمد بن محمد مرزوق تلمسانیؒ (المتوفی: ۷۸۱ھ) نے بھی الوسطی کی شرح فرمائی ہے۔

مشہور محدث ابن قطان محمد بن عبدالملک بن یحییٰ کنانیؒ (المتوفی: ۶۲۸ھ) نے حافظ عبدالحقؒ کی "الأحکام" پر تنقیدی نظر سے "بیان الوهم و الإیهام الواقعین فی کتا ب الأحکام" تصنیف فرمائی ہے، اس کتاب کے مقدمہ میں ابن قطانؒ نے لکھا ہے حافظ عبدالحقؒ کی کتاب کو علماء، فقہاء، متکلمین اور اصولیین کے درمیان شرف قبولیت نصیب ہوئی، یہاں تک کہ بعض نے صرف اسی پر قناعت اختیار کی جو کہ درست نہیں تھا، حالاں کہ صاحب کتاب کو بسا اوقات کسی حدیث کی صحت وسقم کو بیان کرنے میں وہم بھی ہوا ہے، جہاں جہاں میں ایسے وہم سے واقف ہوا میں نے اس پر مطلع کر دیا ہے، یہ وہم ایک تو نقل کے اعتبار سے اور دوسرا نظر کے اعتبار سے ہے، پہلے کی ۱۲ اور دوسرے کی ۲۱ مثالیں بیان کرنے کے بعد پہلے کے بارے میں فرمایا: فإن جمیع هذه الأبواب أوهام، إما منه، وإما ممن بعده، اور دوسرے کے بارے میں فرمایا: ما عدا البابین الأخیرین فجمیع هذا القسم إیهام منه لصحة سقیم، أو لسقم صحیح، أو لاتصال منقطع، أو لانقطاع متصل، أو لرفع موقوف، أو لرقف مرفوع،أو لثقة ضعیف، أو لضعف ثقة، أو لتیقن مشکوك، أو لتشکیك فی مستیقن، إلی غیر ذلك من مضمنه، و باعتبار هذین القسمین من الأوهام الایهامات سمیناه کتاب : بیان الوهم والإیهام الواقعین فی کتاب الأحکام. یہ کتاب حافظ عبدالحقؒ کی کتاب پر محض تنقیدی کام نہیں، بلکہ یہ حدیثی قواعد وفوائد اور نکات کے اعتبار سے ایک مفید اور مستقل تصنیف کی بھی حیثیت رکھتی ہے، علامہ ذہبیؒ نے بھی ان فوائد کا اعتراف کیا ہے، البتہ انہوں ہشام بن عروہ وغیرہ کو لیّن قرار دینے کو ابن قطان کے تعنت پر محمول کیا ہے۔ (۱۴)

ابن قطانؒ کے شاگرد حافظ ابوعبداللہ محمد بن یحییٰ بن موافقؒ نے اپنے استاد کا "المآخذ الحفال السامیة عن مآخذ الإهمال في جرح ما تضمنه کتاب الوهم والإیهام من الإخلال و الإغفال وما انضاف إلیه من تتمیم و إکمال" کے نام سے عمدہ تعاقب کیا ہے، لیکن وہ اس کی تکمیل نہیں کر سکے تھے، بعد میں علامہ محمد بن محمد بن عمر بن عمر بن رشید فہری مالکیؒ (المتوفی: ۷۲۲ھ) نے اس کی تکمیل کی، "المآخذ الحفال" محمد خرشی کی تحقیق کے ساتھ تین جلدوں میں ۱۴۲۵ھ میں مکتبۃ أضواء السلف سے طبع ہوئی ہے، قاضی عبدالملک مراکشیؒ (المتوفی: ۷۰۳ھ) نے ابن قطانؒ اور ابن موافقؒ کی کتابوں کو مزید مفید اضافہ جات کے ساتھ یکجا کر دیا ہے (۱۵)، حافظ مغلطائی بن قلیج حنفیؒ (المتوفی: ۷۶۲ھ) نے ابن قطانؒ کی "بیان الوہم" کو مرتب کرنے کے ساتھ اسے "الأحکام" کے ساتھ ملا کر "منارۃ الإسلام" کا نام دیا ہے۔ (۱۶)

۷۔ الأحکام الصغری فی لوازم الشرع و أحکامه و حلاله و حرامه فی ضروب من الترغیب و ذکر الثواب والعقاب: یہ بھی حافظ ابومحمد عبدالحق بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ ازدی اشبیلی المعروف ابن خراطؒ (المتوفی: ۵۸۱ھ) ہی

کی تصنیف ہے، کتاب کے مقدمہ میں حافظ عبدالحقؒ نے لکھا ہے کہ انہوں نے مذکورہ بالا موضوع پر یہ کتاب لکھی ہے، اس میں ان احادیث کو نقل کیا ہے جو صحیح السند اور نقادِ حدیث ثقہ ائمہ کے نزدیک معروف ہیں، ان احادیث کو مشہور ائمہ حدیث امام بخاریؒ، امام مسلمؒ، امام ابوداؤدؒ، امام ترمذیؒ اور امام نسائیؒ وغیرہ محدثین نے اپنی کتب میں نقل کیا ہے، ان احادیث کو مختصر سند کے ساتھ ذکر کیا ہے تاکہ حفظ کرنے والوں اور معانی میں تفقہ حاصل کرنے والوں کے لیے ایسا کرنا سہل ہو جائے۔ یہ کتاب ۱۴۱۳ھ میں مکتبہ ابن تیمیہ مصر سے دو جلدوں میں ام محمد بنت احمد الھلیس کی تحقیق کے ساتھ طبع ہوئی ہے۔

۸۔ الأحکام الشرعیة الکبری: یہ بھی حافظ عبدالحق اشبیلیؒ ہی کی تصنیف ہے، حافظ عبدالحقؒ نے اپنی سابقہ کتابوں کی طرح اس کتاب کا کوئی مقدمہ نہیں لکھا کہ جس میں ان کے منہج اور کتاب میں لکھی گئی اطلاحات کا تذکرہ ہوتا، بلکہ بغیر مقدمہ کے کتاب کو شروع فرمایا ہے، وسطی کے مقابلہ میں کبری حدیث کے سند و متن دونوں کے اعتبار سے زیادہ اصح ہے، کیوں کہ وسطی میں انہوں نے متعدد احادیث واہیہ اور ضعیفہ کا اضافہ کیا ہے، یہ کتاب حسین بن عکاشہ کی تحقیق کے ساتھ چھ جلدوں میں دارالکتب المصریہ سے ۱۴۲۲ھ میں طبع ہوئی، لیکن تیسری اور چوتھی جلد مفقود ہے جو کہ "کتاب الصیام، الحج، الجهاد، الصلح والجزیة، النکاح، الطلاق، البیوع، الدیات، الحدود، الصید، الذبائح، الضحایا، الأطعمة، الأشربة، الزینة اور کتاب اللباس" پر مشتمل تھیں۔

۹۔ الأحکام: یہ ابن ابی مروان ابوجعفر احمد بن عبدالملک انصاری اشبیلیؒ (التوفی: ۵۴۹ھ) کی تحریر کردہ ہے، ابن الأبار نے "صلة الصلة" میں اس کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا کہ حدیث کے موضوع پر یہ ان کی ایک مفید تالیف ہے، اس میں انہوں نے مسانید کی امھات کتب سے متفرق احادیث کو جمع کیا ہے۔(۱۷)

۱۰۔ شفاء الأوام في أحادیث الأحکام: یہ حسین بن محمد حسنی زیدی (التوفی: ۶۶۲ھ) کی تصنیف ہے، انہوں نے یہ کتاب یحییٰ بن حسین زیدی کے مذہب کی تائید میں لکھی ہے، اس کتاب کی تکمیل صلاح بن ابراھیم اور صلاح بن جلال نے مصنف ہی کے طرز پر کی ہے، جبکہ علی بن یحی شرف الدین (المتوفی: ۹۷۸ھ) اور عبدالعزیز بن احمد ضمدی (التوفی: ۱۰۷۸ھ) نے اس کے احادیث کی تخریج کی ہے اور علامہ شوکانی نے "وبل الغمام في الحلا ل والحرام" کے نام سے اس پر ایک مفید حاشیہ لکھا ہے۔

۱۱۔ أصول الإحکام فی الحلال والحرام: یہ احمد بن سلیمان زیدی (التوفی: ۵۶۶ھ) کی تصنیف ہے، اس میں انہوں نے ابواب فقہ کی ترتیب پر تین ہزار سے زائد احادیث کو جمع کیا ہے، تاہنوز یہ مخطوطہ کی صورت میں ہے۔(۱۸)

۱۲۔ التحقیق في أحادیث التعلیق: یہ علامہ ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزیؒ (التوفی: ۵۷۹ھ) کی تالیف ہے، اس کتاب میں مصنف اگرچہ عام کتب احکام کی ترتیب سے ہٹ کر احادیث کو اسانید کے ساتھ ذکر کرتے ہیں، لیکن مسائل فقہیہ کو ان کے حدیثی دلائل کے ساتھ ذکر کرتے ہیں، اس اعتبار سے یہ کتب

احادیثِ احکام کے قریب ہے۔ کتاب دو جلدوں میں دار الکتب العلمیۃ بیروت سے ۱۴۱۵ھ میں محمد حسن اسماعیل اور مسعد سعدنی کی تحقیق کے ساتھ طبع ہوئی ہے۔ علامہ ذہبیؒ (المتوفی:۷۴۸ھ) اور علامہ برہان الدین ابراہیم بن علی حنفیؒ (المتوفی:۷۴۴ھ) نے "التحقیق" کا اختصار کیا ہے، جب کہ ابن عبدالهادی مقدسیؒ نے "تنقيح التحقيق في أحاديث التعليق" کے نام اس کی تہذیب کی ہے۔

۱۳۔ عمدة الأحكام الصغرى: یہ حافظ تقی الدین ابو محمد عبدالغنی بن عبدالواحد المقدسی حنبلیؒ (المتوفی:۶۰۰ھ) کی تصنیف ہے، ۱۳۷۳ھ میں شیخ احمد بن محمد شاکر مصری کی تحقیق کے ساتھ یہ کتاب "العمدة في الأحكام في معالم الحلال و الحرام عن خير الأنام محمد عليه الصلاة والسلام" کے نام سے طبع ہوئی، اس کے احادیث کی تعداد پانچ سو ایک (۵۰۱) ہے، علامہ مقدسیؒ نے مقدمہ میں لکھا ہے کہ انہوں نے اس کتاب میں شیخین بخاری و مسلم کی متفق علیہ احادیثِ احکام کا اختصار کیا ہے۔

علماء کرام نے اس کتاب کی متعدد شرحیں تحریر فرمائی ہیں، ان میں سے بعض یہ ہیں: ۱۔ إحكام الأحكام، یہ شیخ الاسلام ابن دقیق العیدؒ کی اپنے شاگرد علامہ عماد الدین ابن الأثیر حلبیؒ (المتوفی:۶۹۹ھ) پر املاء کردہ شرح ہے، پہلے شیخ احمد شاکر کی تحقیق کے ساتھ طبع ہوئی، پھر عبدالقادر حسونہ کی تحقیق کے ساتھ ۱۳۷۹ھ میں دار الفکر بیروت سے شائع ہوئی، علامہ محمد بن اسماعیل امیر صنعانیؒ کا "العدة في شرح العمدة" کے نام سے اس پر حاشیہ بھی ہے جو ۱۹۹۹ء میں عادل عبد الموجود اور علی معوض کی تحقیق کے ساتھ دار الکتب العلمیۃ بیروت سے طبع ہوا، ۲۔ شرح الشيخ عماد الدين إسماعيل بن الأثير الجوهريؒ (المتوفى: ۶۹۹ھ)، ۳۔ إحكام شرح عمدة الأحكام، یہ علامہ ابوالحسن علی بن ابراہیم بن داؤد بن سلمان بن سلیمان بن العطارؒ کی شرح ہے، ابن قاضی شہبہؒ نے اپنی طبقات میں لکھا ہے کہ ابن عطارؒ نے ابن دقیق العیدؒ کی الأحکام کو لے کر امام نوویؒ کی شرح مسلم سے اس میں مزید عمدہ فوائد کا اضافہ کیا ہے (۱۹)، ٤۔ شرح عمدة الأحكام، اس نام سے یہ خانقاہ سمیساطیہ کے کتب خانہ کے خازن شیخ علی بن محمد بن ابراہیم بغدادیؒ (المتوفی:۷۴۱ھ) کی شرح ہے، ٥۔ شرح عمدة الأحكام، یہ علامہ احمد بن عبدالرحمٰن شاذلیؒ کی شرح ہے، علامہ سخاوی نے اسے عمدہ شرح قرار دیا ہے (۲۰)، ٦۔ تيسير المرام في شرح عمدة الأحكام، یہ محمد بن احمد بن مرزوق تلمسانی مالکیؒ (المتوفی: ۷۸۱ھ) کی تصنیف ہے، حافظ ابن حجرؒ نے فرمایا کہ تلمسانی نے اپنی اس کتاب میں ابن دقیق العیدؒ، ابن العطارؒ اور فاکہانی وغیرہ کے کلام کو جمع کیا ہے۔ ۷۔ الإعلام، یہ علامہ سراج الدین بن الملقن شافعیؒ (المتوفی:۸۰۴ھ) کی شرح ہے، صاحب کشف الظنون نے اسے ابن الملقن کی بہترین تصانیف میں سے قرار دیا ہے، دار البشائر بیروت سے پانچ جلدوں میں طبع ہوئی ہے، ۸۔ عدة الأحكام في شرح عمدة الأحكام، یہ علامہ فیروز آبادیؒ کی تصنیف ہے، یہ کتاب دو جلدوں میں ہے، ۹۔ شرح العلامة عبد الرحمن بن علي بن خلف الفاسكوريؒ (المتوفى:

۸۰۸ھ)،علامہ کتانیؒ نے اس کتاب کی تعریف کی ہے، ۱۰۔ غاية الإلهام في شرح عمدة الأحكام، علامہ شوکانی نے ''البدر الطالع'' (۲۱) میں لکھا ہے کہ یہ علامہ احمد بن عمار قاہری مصری مالکیؒ کی تصنیف ہے، مذکورہ کتاب تین جلدوں میں ہے، ۱۱۔ عمدة الحكام، علامہ بدران نے ''المدخل'' (۲۲) میں لکھا ہے کہ یہ علامہ تاج الدین ابونصر عبدالوهاب بن محمد بن حسین بن ابوالوفاء علوی حسینیؒ (المتوفی: ۸۷۵ھ) کی تصنیف ہے، ۱۲۔ تيسير العلام، یہ شیخ عبداللہ بن عبد الرحمٰن بن صالح آل بسام کی تصنیف ہے۔

۱٤۔ عمدة الأحكام الكبرى: یہ حافظ تقی الدین ابومحمد عبدالغنی بن عبدالواحد المقدسی حنبلیؒ (المتوفی: ۶۰۰ھ) ہی کی تصنیف ہے، حافظ ذہبیؒ نے ''سیر'' میں لکھا ہے کہ یہ کتاب ایک جلد میں ہے (۲۳)، جب کہ ابن بدران دمشقیؒ نے ''المدخل'' میں لکھا ہے کہ یہ تین جلدوں میں ہے (۲۴)، یہ کتاب فوزی عبدالمطلب کی تحقیق کے ساتھ طبع ہوئی ہے۔

۱۵۔ الأحكام الكبرى: علامہ ذہبیؒ اور ابن عبدالہادیؒ نے لکھا کہ یہ کتاب بھی حافظ تقی الدین ابومحمد عبدالغنی بن عبدالواحد المقدسی حنبلیؒ (المتوفی: ۶۰۰ھ) ہی کی تصنیف ہے۔ (۲۵)

۱٦۔ الجامع الصغير في الأحكام: یہ بھی حافظ عبدالغنی مقدسیؒ کی تصنیف ہے، علامہ ذہبیؒ نے فرمایا کہ یہ کتاب مکمل نہیں۔ (۲٦)

۱۷۔ الأحكام: اس نام سے یہ کتاب علامہ عماد الدین ابی اسحاق ابراہیم بن عبدالواحد بن علی بن سرور مقدسی حنبلیؒ (المتوفی: ۶۱۴ھ) کی تالیف ہے، علامہ ذہبیؒ نے لکھا کہ مصنف اپنے کثرت اشغال کی وجہ سے اس کتاب کی تکمیل نہیں کر سکے تھے، ان کے بھتیجے اور شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کے شاگرد علامہ محمد بن عبدالرحیم مقدسی حنبلیؒ نے اس کی تکمیل کی۔ (۲۷)

۱۸۔ كتاب في الأحكام: یہ علامہ ابوعبداللہ محمد بن عیسی ازدیؒ، المعروف بابن المناصف (المتوفی: ۶۲۰ھ) کی تصنیف ہے۔ (۲۸)

۱۹۔ دلائل الأحكام: یہ علامہ بہاء الدین ابوالعز یوسف بن رافع اسدی حلبیؒ (المتوفی: ۶۳۲ھ) کی تالیف ہے، کتاب کے مقدمہ میں انہوں نے لکھا ہے کہ میں نے جب یہ دیکھا کہ فقہاء اپنی کتابوں میں بکثرت احادیث احکام کو ذکر کرتے ہیں، مگر وہ ان پر صحیح، حسن اور ضعیف کا حکم نہیں لگاتے، نہ ان کے مصادر کو بیان کرتے، نہ شرح غریب حدیث کرتے اور نہ ہی وجہ استدلال بیان کرتے ہیں، تو میں نے مناسب سمجھا کہ ان امور کی رعایت کرتے ہوئے ابواب فقہ کی ترتیب پر ایک کتاب لکھوں، تاکہ متعلم پر اس کا مطالعہ اور اس کا حل آسان ہو سکے۔ علامہ ذہبیؒ نے لکھا ہے کہ مصنف نے ''دلائل الأحکام'' چار جلدوں میں لکھی (۲۹)، یہ کتاب محمد بن یحیٰ تمیمی کی تحقیق کے ساتھ ۱۴۱۲ھ میں دار الکتب العلمیہ بیروت سے طبع ہوئی ہے۔

۲۰۔ مختصر في الأحكام: علامہ ذہبیؒ نے لکھا ہے کہ اس نام سے یہ کتاب ابن دحیہ کے بھائی ابوعمرو عثمان بن حسین بن علی بن محمد ابن فرح الجمیل الحسنی کی تصنیف ہے۔ (۳۰)

۲۱۔السنن والأحکام عن المصطفی علیہ السلام: ''أحکام الضیاء'' کے نام سے معروف یہ کتاب صاحب التصانیف والرحلہ حافظ ضیاء الدین ابوعبداللہ محمد بن عبدالواحد مقدسی حنبلیؒ (المتوفی:۶۴۳ھ) کی تصنیف ہے، علامہ ذہبی نے لکھا کہ یہ کتاب تین جلدوں میں ہے اور مکمل نہیں (۳۱)، علامہ ابن رجب حنبلیؒ ''طبقات الحنابلہ'' کے ذیل میں لکھا ہے کہ یہ کتاب تقریباً بیس اجزاء اور تین جلدوں میں ہے (۳۲)، علامہ ابن الملقنؒ نے لکھا ہے کہ ضیاء مقدسی کی احکام بہت مفید ہے، لیکن یہ مکمل نہیں، مصنف اسے ''کتاب الجہاد'' تک ہی پہنچا سکے۔ (۳۳)

۲۲۔ الأحکام الکبری: علامہ ابن رجب حنبلیؒ نے ''طبقات الحنابلہ'' کے ذیل میں لکھا ہے کہ یہ شیخ الاسلام علامہ ابوالبرکات عبدالسلام بن عبداللہ بن تیمیہ حرانیؒ (المتوفی:۶۵۲ھ) کی تصنیف ہے۔ (۳۴)

۲۳۔ المنتقی من أخبار المصطفی یا منتقی الأخبار من أحادیث سید الأبرار: یہ بھی علامہ ابوالبرکات ابن تیمیہؒ کی تصنیف ہے، مقدمہ کتاب میں ابن تیمیہؒ نے لکھا ہے کہ یہ کتاب اصول احکام سے متعلق ان احادیث پر مشتمل ہے جن پر علمائے اسلام اعتماد کرتے ہیں، میں نے انہیں بغیر اسانید کے صحیح بخاری و مسلم، مسند احمد اور سنن اربعہ سنن ترمذی، سنن ابوداود، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ سے جمع کیا ہے، بخاری و مسلم کی روایت کے لیے ''أخرجاہ''، باقی کے لیے ''رواہ الخمسۃ''، ان سب کے لیے ''رواہ الجماعۃ'' اور بخاری و مسلم کے امام احمد کی روایت کے لیے ''متفق علیہ'' کی اصطلاح استعمال کی ہے، اس کے علاوہ احادیث کے ضمن میں کچھ آثار صحابہ بھی نقل کیے ہیں، احادیث کو اپنے زمانے کے فقہاء کی ترتیب کے مطابق مرتب کیا، احادیث سے ماخوذ بعض فوائد پر ابواب بھی قائم کیے ہیں۔

حافظ ابن الملقنؒ نے لکھا ہے کہ اگر تحسین وتضعیف کا حکم لگائے بغیر بہت ساری احادیث کی نسبت محض ائمہ کے کتابوں کی طرف نہ ہوتی تو یہ کتاب اسم بامسمی ہوتی، مصنف حدیث نقل کر کے رواہ أحمد وغیرہ کہہ دیتے ہیں، حالاں کہ کئی احادیث ضعیف ہوتی ہیں، صاحب کتاب کے لیے مناسب تھا کہ وہ کتاب کے حاشیہ میں ایسی جگہوں پر کلام فرماتے تاکہ کتاب کا نفع تام ہوجاتا، میں نے یہ کام شروع کیا ہے، اللہ سے اتمام کی امید کرتا ہوں (۳۵)، ابن رجب حنبلیؒ نے لکھا ہے کہ المنتقی ابن تیمیہؒ کی مشہور تصنیف ہے جو انہوں نے ''الأحکام الکبری'' کو پیش نظر رکھ کے مرتب کی ہے، کہا جاتا ہے یہ کتاب انہوں نے حلب میں قاضی بہاء الدین شدادؒ کے طلب کرنے پر لکھی تھی (۳۶)، علامہ شوکانیؒ نے ''نیل الأوطار'' کے مقدمہ میں ''المنتقی'' کی بہت زیادہ مدح سرائی کی ہے۔ المنتقی کے احادیث کی تعداد ۵۰۲۹ ہے، محمد حامد فقی کی تحقیق کے ساتھ پہلی دفعہ یہ کتاب مطبعۃ السنۃ المحمدیۃ مصر سے دو جلدوں میں طبع ہوئی، ۱۹۷۸ء میں دار الفکر سے اور ۱۴۰۳ھ میں دار الإفتاء ریاض سے اسی کا عکس شائع ہوا، پھر دوسری مرتبہ ۲۰۰۰ء میں عبدالکریم فضیلی کی تحقیق کے ساتھ دو جلدوں میں دار الکتب العصریۃ بیروت سے اور دار ابن حزم بیروت سے تین جلدوں میں صبحی محمد حسن حلاق کی تحقیق کے ساتھ، دار ابن الجوزی ریاض سے تین جلدوں میں طارق عوض اللہ کی تحقیق کے ساتھ طبع ہوئی ہے۔

المنتقی کی علماء نے متعدد شروحات تحریر کی ہیں، علامہ احمد بن الحسن بن قاضی الجبلؒ (التوفی:۷۱۷ھ) نے "قطر الغمام في شرح أحاديث الأحكام" کے نام سے ابتدائی کچھ حصہ کی، علامہ ابن الملقن (التوفی:۸۰۴ھ) نے کچھ حصہ کی، علامہ عبدالرحمن بن علی یمنیؒ نے "المرتقی لتناول المنتقی" کے نام سے (۳۷) اور علامہ محمد بن علی شوکانی نے "نیل الأوطار في شرح منتقى الأخبار" کے نام سے شرح لکھی ہے۔

٢٤۔ الأربعين في الأحكام: یہ حافظ زکی الدین ابو محمد عبدالعظیم بن عبدالقوی منذریؒ (التوفی:۶۵۶ھ) کی تالیف ہے، مقدمہ میں انہوں نے لکھا ہے کہ بعض دوستوں نے مجھ سے یہ درخواست کی کہ میں ان کے لیے احادیث احکام میں چالیس حدیثیں بغیر سند کے جمع کروں، تاکہ ان کا یاد کرنا اور سمجھنا آسان ہو، چناں چہ ان حضرات کی اس طلب کو قبول کرتے ہوئے میں نے صحیح بخاری و صحیح مسلم سے ان احادیث کی تخریج کی، کتاب سید عزت مرسی اور محمد عوض منقوش کی تحقیق کے ساتھ دارالحرمین مصر سے ۱۴۲۲ھ میں طبع ہوئی ہے۔

٢٥۔ الإمام في أدلة الأحكام: علامہ سبکیؒ نے لکھا ہے کہ یہ علامہ عزالدین عبدالعزیز بن عبدالسلام سلمیؒ (التوفی: ۶۶۰ھ) کی تصنیف ہے۔(۳۸)

٢٦۔ كتاب في الأحكام: یہ علامہ تقی الدین ابی العباس احمد بن مبارک بن نوفل نسیبی خرفیؒ (التوفی:۶۶۴ھ) کی تالیف ہے۔(۳۹)

٢٧۔ خلاصة الأحكام في مهمات السنن و قواعد الأحكام: یہ علامہ ابو زکریا محی الدین یحیٰ بن شرف نوویؒ (التوفی:۶۷۶ھ) کی تصنیف ہے، علامہ نوویؒ کتاب کی تکمیل نہیں کر سکے، " كتاب الزكاة، باب السن التي يؤخذ من الغنم و غيرها" تک احادیث کی تخریج کی ہے، مقدمہ میں علامہ نوویؒ نے لکھا ہے کہ ہمیں کتاب و سنت کی پیروی و اتباع کا حکم دیا گیا ہے، لیکن حدیث ہی صحیح نہ ہو تو اس کی نسبت حضور علیہ السلام کی طرف کرنا کیسے درست ہوگا، بہت سارے مصنفین اپنی کتابوں میں ضعیف احادیث پر اعتماد کرتے ہیں، حالاں کہ علماء نے فضائل اعمال وغیرہ میں چند شرائط کے ساتھ ضعیف حدیث پر عمل کی اجازت دی ہے، چناچہ میں نے اپنی اس کتاب میں احکام سے متعلق صحیح اور حسن درجہ کی احادیث پر اعتماد کیا ہے، البتہ اواخر ابواب میں الگ سے ضعیف احادیث کو ان کے ضعف پر تنبیہ کرنے کی غرض سے ذکر کیا ہے، صحاح ستہ وغیرہ جس کتاب سے بھی حدیث لی تو اس کی طرف نسبت کی ہے اور اس بات کی کوشش کی ہے کہ احکام سے متعلق کوئی صحیح، حسن اور ضعیف حدیث رہ نہ جائے، حسن کا درجہ اگر چہ صحیح سے کم ہے لیکن احتجاج میں حسن صحیح کے برابر ہے، باقی رہی یہ بات ضعیف کی تو اس کے ضعف پر تنبیہ کے لیے ذکر کیا ہے۔ علامہ ابن الملقنؒ نے فرمایا کہ یہ ایک مفید کتاب ہے، صاحب کتاب اس کی تکمیل نہیں کر سکے، اگر وہ اس کی تکمیل کرتے تو یہ اس موضوع پر ایک عدیم النظیر کتاب ہوتی (۴۰)، مذکورہ کتاب دو جلدوں میں حسن اسماعیل کی تحقیق کے ساتھ ۱۹۹۷ء میں مؤسسة الرسالة

بیروت سے طبع ہوئی، پھر احمد عبدالعال سلیمان کی تحقیق کے ساتھ تین جلدوں میں دارالکتب العلمیہ بیروت سے شائع ہوئی۔

۲۸۔ الجامع لنکت الأحکام المستخرج من الکتب المشهورة فی الإسلام: یہ علامہ ابوالقاسم زیدون بن علی السبیعی قیروانی کی تصنیف ہے، قاضی عیاضؒ نے اپنے شیوخ کی فہرست میں اس کا تذکرہ کیا ہے(۴۱)، حافظ عبدالحق نے لکھا ہے کہ ابوالقاسمؒ نے صحیح وسقیم ہر طرح کی روایات کو لیا ہے، سوائے چند کے کسی روایت کی علل کو بیان نہیں کیا، بہت سارے احادیث احکام کی تخریج اس لیے نہیں کی کہ وہ ان کتب میں نہیں تھیں جن سے انہوں نے روایات لی ہیں، اسی طرح ان کتب سے احادیث معللہ کی تخریج بھی کی ہے، راوی کے تفرد اور الفاظ کے اختلاف اور کمی وزیادتی کو بھی بیان نہیں کیا ہے۔(۴۲)

۲۹۔ الأحکام الکبری: یہ علامہ محب الدین ابوالعباس احمد بن عبداللہ بن محمد بن ابی بکر طبری شافعیؒ (المتوفی:۶۹۴ھ) کی تصنیف ہے، ابن قاضی شہبہؒ نے لکھا ہے کہ مصنف نے چھ جلدوں میں ایک ضخیم کتاب احکام کے موضوع پر لکھی اور ایک مدت تک اس کے سلسلہ میں مشقت اٹھاتے رہے، پھر یمن جا کر وہاں کے سلطان کو یہ کتاب سنائی(۴۳)، کتاب کے مقدمہ میں مصنف نے لکھا ہے کہ میں نے مذہب شافعی میں علامہ ابو اسحاق شیرازیؒ کی کتب [التنبیه اور المهذب] کی ترتیب پر بکثرت احادیث احکام کو جمع کیا ہے، اس میں پہلے علامہ عبدالحق مالکیؒ اور ابو البرکات ابن تیمیہؒ کے ذکر کردہ احادیث کو جمع کیا، پھر موطأ مالک (روایت یحییٰ بن یحییٰ)، صحیحین بخاری ومسلم، سنن ابی داؤد، ترمذی، نسائی، سنن ومسند الشافعی، حافظ مبارک بن الطفاح کی مختصر سنن الدارقطنی، سنن سعید بن منصور، ابوحاتم محمد بن حبان البستی کی التقاسیم والأنواع، علامہ رزین کی تجرید الصحیح، ابن اثیر جزری کی جامع الأصول، ابن جوزی کی جامع المسانید، ترتیب ابی بکر الحلاوی، ابوالقاسم تمام بن محمد رازی کی فوائد، ابوعبید قاسم بن سلام بغدادی کی مسند، حافظ ابونعیم کی کتاب الطب، علی بن اثیر کی معرفة الصحابة اور ابوالولید ازرقی کی تاریخ مکہ وغیرہ کتب واجزائے مشہورہ سے استقرا کر کے احادیث احکام کو جمع کیا ہے، کتاب کی طوالت اور احادیث احکام کی کثرت کی تین وجوہات بیان کی ہیں: اول: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد: "نضر الله امرء سمع منا شيئا فبلغه كما سمعه" کا امتثال، دوم: طویل احادیث میں خوب غور وفکر سے احکام کا استنباط کرنا، سوم: بکمل حدیث کے ذکر سے حکم کے دلیل کی پہچان، غریب الفاظ کا معنی، اشکالات کا حل، بظاہر باہم متضاد احادیث کی پہچان اور ان میں جمع کی کوشش، وغیرہ متعدد فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

علامہ ابن کثیرؒ اور سبکیؒ نے فرمایا کہ ابوالعباس طبریؒ نے احکام کے موضوع پر ایک عمدہ اور مبسوط کتاب تحریر فرمائی ہے(۴۴)، اس میں صحیح اور حسن درجہ کی احادیث کو جمع کیا، لیکن بسا اوقات ضعیف احادیث بھی لاتے ہیں اور ان پر تنبیہ بھی نہیں کرتے ہیں، علامہ ابن ملقنؒ نے لکھا ہے کہ مصنف کی یہ کتاب اس موضوع پر مبسوط اور مطول ہے، لیکن اس میں دو خامیاں ہیں: پہلی یہ کہ احادیثِ ضعیفہ کو ان کا ضعف بیان کیے بغیر ذکر کرتے ہیں، دوسری یہ کہ احادیث کی صحیحین یا ان میں سے کسی ایک کی طرف نسبت میں خطا کر جاتے ہیں(۴۵)، یہی بات صاحب کشف الظنون، علامہ یافعیؒ اور حافظ

ابراہیم بن محمد حلبی شافعیؒ (۴۶) نے بھی کہی ہے، علامہ جمال الدینؒ نے "المنھل الصافی" میں لکھا ہے کہ موصوف کی "الأحکام الوسطیٰ" ایک ضخیم جلد میں ہے اور "الأحکام الصغریٰ" ایک ہزار پندرہ (۱۰۱۵) احادیث کو متضمن ہے۔ محب الدین طبریؒ کی "الأحکام الکبریٰ" ۱۴۲۴ھ میں آٹھ ضخیم جلدوں میں حمزۃ احمد زین کی تحقیق کے ساتھ دار الکتب العلمیۃ بیروت سے طبع ہوئی ہے، اگرچہ محقق کا گمان یہ ہے کہ کتاب مکمل ہے، لیکن بعض حضرات کہتے ہیں کہ مذکورہ طبع ناقص ہے، اس میں متعدد ابواب " کتاب البیوع، کتاب الفرائض، کتاب النکاح، کتاب الإیمان اور کتاب النفقات" کے مفقود ہیں، اس نسخہ کی ترقیم کے مطابق اس میں موجود احادیث کی تعداد ۱۳۲۶۵ ہے، کتب احادیث احکام کے ذخیرہ میں یہ سب سے ضخیم کتاب ہے۔

۳۰۔ المحرر للملك المظفر، ۳۱۔ العمدة : ابن تغری بردی اور صاحب کشف الظنون نے لکھا ہے کہ یہ دونوں بھی محب الدین طبریؒ ہی کی تصانیف ہیں، ان میں سے " المحرر "کا محمد بن ابراہیم دمشقی نے عمدہ اختصار کیا ہے۔ (۴۷)

(۱) الرسالة المستطرفة، ص: ۲۱۹ (۲) الإبھاج: ۳/ ۲۵۴ (۳) تاریخ الإسلام: ۱/ ۱۴۶۱ (٤) روضة الناضر، ص: ۳۵۲ (٥) سیر أعلام النبلاء: ۱۵/ ٤٩٤ (٦) شفاء السقام، ص: ۱۹ (۷) ص: ۱۷۰ (۸) التکملة لابن الأبار: ۲/ ۱٥٤ (۹) سیر أعلام النبلاء: ۱۹/ ۲٦ (۱۰) صلة الصلة: ٤/ ۲۱۹ (۱۱) کشف الظنون: ۱/ ۱٦۹۸ (۲۱) طبقات ابن شھبة: ۲/ ۲۳٤ (۱۳) صلة الصلة: ۲/ ۱٦٦ (۱٤) سیر أعلام النبلاء: ۲۱: ۲۰۰ (۱٥) الذیل و التکملة: ۱/ ۲۷۳ (۱٦) الدرر الکامنة: ٦/ ۱۱٦ (۱۷) ۱/ ٥٥ (۱۸) مصادر الفکر بالیمن، ص: ٥۳٤ (۱۹) ۲/ ۲۷۱ (۲۰) التحفة اللطیفة: ۱/ ۱۱۱ (۲۱) ۲/ ۲۳۲ (۲۲) ص: ٤۷۰ (۲۳) ۲۱: ٤٤۸ (۲٤) ص: ۲٤۳ (۲٥) سیر أعلام النبلاء: ۲۱: ٤٤۸، وشرح علل ابن أبی حاتم: ۱/ ۱۰۱ (۲٦) سیر أعلام النبلاء: ۲۱: ٤٤۸ (۲۷) سیر أعلام النبلاء: ۲۲/ ٤۸ (۲۸) تکملة ابن الأبار: ۲/ ۱۲۱، ۳۱٤، و الأعلام: ٦/ ۳۲۲ (۲۹) سیر أعلام النبلاء: ۲۲/ ۳۸٥ (۳۰) سیر أعلام النبلاء: ۲۳/ ۲٦، ۲۷ (۳۱) سیر أعلام النبلاء: ۲۳/ ۱۲۸ (۳۲) ذیل طبقات الحنابلة: ٤/ ۱۹۲ (۳۳) البدر المنیر: ۱/ ۲۷۹ (۳٤) ذیل طبقات الحنابلة: ٤/ ۲۰٤ (۳٥) البدر المنیر: ۱/ ۲۸۰ (۳٦) ذیل طبقات الحنابلة: ٤/ ۲۰٤ (۳۷) دیکھیے: کشف الظنون: ۲/ ۱۸٥۱ (۳۸) طبقات الشافعیة: ۸/ ۲٤۸ (۳۹) طبقات القراء: ۲/ ۲۸۱، معرفة القراء الکبار: ٦٤۸، ٦۸۱، الوافی بالوفیات: ۷/ ۱۹۸ (٤۰) البدر المنیر: ۱/ ۳٥٦ (٤۱) الغنیة، ص: ۹۹ (٤۲) الأحکام الوسطی: ۱/ ٦۸ (٤۳) طبقات ابن شھبة: ۲/ ۱٦۲ (٤٤) طبقات السبکی: ۸/ ۱۹ (٤٥) البدر المنیر: ۱/ ۲۸۲ (٤٦) عجالة الإملاء المتیسرة، ص: ٤۷ (٤۷) کشف الظنون: ۲/ ۱٦۱۳

............(جاری ہے)............